تقدیس ربوبیت (جلّت عظمتہ) عظمت نبوت (عظمت رفعۃ)

تکریم ملائکہ زیدکرامتھم وحرمت صحابہ واہل بیت اطہار علیہم السلام والرضوان سکھانے والا درسِ جمیل

مولانا طارق جمیل

اور

احادیثِ جمیلہ کا بیانِ جمیل

از قلم

ظہور احمد جلالی

ادارہ معارفِ نعمانیہ شادباغ لاہور پاکستان

تقدیس ربوبیت (جَلَّت عظمتہ) عظمت نبوت (عظمت رفعتہٗ)
تکریم ملائکہ زید کرامتھم وحرمت صحابہ واہل بیت اطہار علیہم السلام والرضوان
سکھانے والا درسِ جمیل

مولانا طارق جمیل
اور
احادیثِ جمیلہ کا بیانِ جمیل

حسب الارشاد

ابن اسد اللہ الغالب

حضرت علامہ قاری سیّد محمد عرفان شاہ مشہدی زید مجدہٗ

بھکھی شریف

تصنیف:

حضرت مولانا مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ العالی

اِدارہ معارفِ نعمانیہ شادباغ لاہور پاکستان ✺ رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت 164

بفیضانِ کرم:۔ شیخ السلام والمسلمین نبیرۂ اعلیٰحضرت جانشین مفتیٔ اعظم حضورتاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ

نام کتاب .... مولانا طارق جمیل اور احادیث جمیلہ کا بیان جمیل

مصنف .... حضرت مولانا مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ العالی

باراوّل .... صفر المظفر 1431ھ/فروری 2009

تعداد 1200

شرفِ اشاعت .... ادارہ معارف نعمانیہ لاھور/ رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

ہدیہ .... دُعائے خیر بحق معاونین

نوٹ:۔ بیرون جات کے شائقین مطالعہ 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف نعمانیہ زیر اہتمام رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

323 مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ لاہور پاکستان E-mail: rfa.foundation@hotmail.com

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِیْنَ

اور ضرور اللہ ظاہر کر دے گا ایمان والوں کو اور ضرور اللہ ظاہر کر دے گا منافقوں کو (العنکبوت' ۱۱)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ پہنچے تو کچھ لوگوں نے دنیوی مفادات یا انصار صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ رشتہ داری و تعلقات کی بنا پر اسلام کا اظہار کر دیا اور زبانی کلامی کلمہ طیبہ بھی پڑھ لیا مگر وہ درحقیقت مومن نہ تھے اور موقع بہ موقع سازشیں کرتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کے بارے میں کفار کو جاسوسی کا ارتکاب بھی کرتے اور جب کبھی بھی شر انگیزی کا موقع پاتے تو دل کی خوب بھڑاس نکالتے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے کرتوتوں سے پردہ اٹھاتا رہتا اور ان کی رسوائی کا سامان بنتا رہتا۔ اس آیۂ کریمہ میں بھی منافقین کو خبردار کیا گیا ہے کہ اے منافقو! تم اپنی منافقت کو کب تک چھپاتے رہو گے۔ یہ تو ظاہر ہو کر ہی رہے گی۔

عَلِمَ یَعْلَمُ کا معنی تو جان لینا ہے مگر جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی اور ابدی ہے اس لیے مفسرین نے اس کے معنی "ظاہر کرنے" کے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو بھی ظاہر فرما دے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر فرما دے گا۔ ایسے مواقع احادیث طیبہ میں بکثرت موجود ہیں کہ ایک واقعہ

کے متعلق ایمان والے اپنی محبت وگرویدگی کا اظہار کرتے تو منافق اپنی جلن اور خبث باطن ظاہر کردیتے۔

غزوۂ تبوک پر جاتے ہوئے جب قوم ثمود کی بستیوں سے گزرے تو فرمایا کہ حجر میں واقع ان کے کنویں سے پانی نہ لینا۔ پھر اگلی منزل پر پڑاؤ کیا تو پانی موجود نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرما کر دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بادل بھیج دیا جس سے یہ حضرات قدس سیراب ہو گئے۔ ایک انصاری صحابی نے اپنے ساتھی سے جس کو منافقت سے متہم ومنسوب کیا جاتا تھا سے فرمایا کہ تجھے تباہی ہو تو دیکھ رہا ہے؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بارش برسا دی۔ اس پر وہ منافق کہنے لگا: یہ بارش تو فلاں سبب مُطِرْنَا بِنَوءِ كَذَا سے ہوئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی:

"وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ۝"

اور تم اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔ (الواقعہ:۸۲)

یعنی تمہارے نصیب میں جھٹلانا ہی ہے؟ کہ ماننا اور تسلیم کرنا تمہارے مقدر میں نہیں؟

اسی طرح غزوۂ خندق کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ضرب لگائی تو چٹان کا ایک حصہ ٹوٹا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللّٰہ اکبر قُصُوْرُ الرُّوْمِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ" اللہ اکبر کہ روم کے محلات فتح ہو گئے، رب کعبہ کی قسم۔ دوسری ضرب لگائی تو چٹان کا ایک اور حصہ ٹوٹا تو فرمایا: "اللّٰہ اکبر قُصُوْرُ فَارِسَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ" کہ اللہ اکبر فارس (ایران) کے محلات (فتح ہو گئے) رب کعبہ کی قسم۔

فقال عندها المنافقون نحن نخندق على انفسنا وهو يعدنا

قُصُوْرَ فَارِسَ وَالرَّوْمِ (طبرانی کبیر، ص۲۲۴، ج۵)
اس پر منافق (تڑپ کر) کہنے لگے کہ ہم اپنی جانیں بچانے کیلئے خندق کھود رہے ہیں۔ وہ ہم سے فارس و روم کے محلات کا وعدہ کر رہے ہیں۔ واقعہ ایک ہی ہے اس پر اصحاب کرام علیہم الرضوان اظہار مسرت کرتے ہیں اور منافقین اپنے غیظ میں مرتے ہیں۔

منافقین مسلسل سازشیں کرتے رہتے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے کمال حلم کا مظاہرہ فرماتے رہتے اور ان کی شرارتوں پر درگزر فرماتے رہتے۔

حدیث شریف میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حَرمَلَہ بن زید انصاری بنو حارث کا ایک فرد حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ایمان یہاں ہے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور منافقت یہاں ہے تو اپنے سینے پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ یہی عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی زبان کا کنارہ پکڑ کر دعا کی: اللھم اجعل له لسانا صادقًا و قلبًا شاکرًا وارزقه حبی و حب من یحبنی وصیر امره الی خیر

اے اللہ! اس کی زبان کو سچا، ان کے دل کو شکر گزار بنا دے اور اس کو میری اور میرے چاہنے والوں کی محبت عطا فرما دے اور اس کا انجام بخیر فرما۔ حرملہ نے عرض کیا:

"اِنَّ لِیْ اِخْوَانًا مُنَافِقِیْنَ کُنْتُ فِیْھِمْ رَاْسًا"

میرے کئی بھائی منافق ہیں، جن کا میں سرغنہ تھا۔

عرض کیا: میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ جَاءَ نَا كَمَا جِئْتَنَا اِسْتَغْفَرْنَا لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرْنَا لَكَ وَمَنْ اَصَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهٖ" (ابو نعیم)

کہ جو شخص ہمارے پاس آئے گا' ہم اس کیلئے دعائے مغفرت کریں گے۔ جیسا کہ تمہارے لیے دعا کی ہے اور جو شخص اپنی منافقت پر ڈٹا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے زیادہ لائق ہے (اسے سزا دینے کے)

(کنز العمال' حدیث ۱۰۴۴۵' ص ۲۶۷' ج ۴)

منافق لوگوں کا اصل طور طریقہ چرب زبانی اور طلاقت لسانی تھا۔ یہ لوگ جب بھی زبان درازی کرتے اور سمجھتے کہ اب ہمارا پردہ چاک ہونے والا ہے تو فوری حاضر ہو کر قسمیں اٹھاتے اور اعتماد دلانے کی کوشش کرتے۔

ایک حدیث شریف میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حجرہ شریف کے سایہ میں جلوہ افروز تھے اور سایہ ہٹ رہا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا:

يجيئكم رَجُلٌ يَنْظُرُ اِلَيْكُمْ بِعَيْنَيْ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَلَا تُكَلِّمُوْهُ

ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا جو تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا۔ جب تم اسے دیکھو تو اس سے کلام نہ کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک نیلی (ازرق) آنکھوں والا شخص پہنچ گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ کر بلا لیا اور فرمایا:

علام تَشْتِمُنِيْ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ

کہ تو اور تیرے ساتھی مجھے گالی کیوں دیتے ہو؟

اس نے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو کہ میں ان کو لے آؤں۔ وہ جا کر انہیں لے آیا۔

فجعلوا یحلفون باللّٰہ ماقالوا ولا فعلوا

انہوں نے قسمیں اٹھانا شروع کر دیں کہ انہوں نے نہ یہ بات کہی ہے اور نہ یہ کام کیا ہے۔

تو ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی:

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ الایۃ

(سورۂ مجادلہ نمبر۱۸)

ترجمہ: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھا رہے ہیں۔

(مجمع الزوائد، ص۱۲۲، ج۷)

منافقت اور طلاقت لسانی کا شروع سے ہی چولی دامن کا ساتھ چلا آ رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ باز منافقین کی نشاندہی فرماتے ہوئے متعدد احادیث میں ان کی علامات بیان فرمائی ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ لَا بَابَ لَھَا وَلَا كَوَّۃَ لَخَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ

ترجمہ: اگر کوئی شخص ایسی چٹان میں چھپ کر عمل کرے جس کا کوئی دروازہ یا سوراخ نہ ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو لوگوں کے سامنے عیاں کر دیتا ہے خواہ وہ عمل کیسا ہی ہو۔

(مستدرک امام حاکم، حدیث شریف ۸۰۴۲، ص۴۳۴، ج۵)

آدمی جس قدر بھی اپنی بات کو یا کرتوت کو یا عقیدہ کو چھپانے کی کوشش کرے تو قدرت الٰہیہ سے وہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

من اسر سریرۃ البسہ اللہ تعالیٰ رداء ھا

جو شخص کوئی راز چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس راز کا لباس پہنا دیتا ہے۔ (روح المعانی' پ۲۰' ص ۲۵۷' ج ۲۰)

تبلیغی جماعت کا انقلابی انداز

ایک عرصہ تھا کہ پوری دنیا میں چلنے والی جماعت اپنے اندر کی بات کا کسی طور پر ظاہر نہیں ہونے دیتی تھی مگر وعدہ الٰہی وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ کے مطابق حقیقت واضح ہو کر ہی رہتی ہے۔ اب ان کی اندرونی کیفیات کھلتی جا رہی ہیں۔ بالخصوص تبلیغی جماعت کا سینہ زور' علیم اللسان' ذئب القلب' خطیب مسجع' رنگین مزاج زوجہ کا شوہر نامدار' اولاد کی محبت میں گرفتار' یوسف جمیل کی شادی میں "اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ" (الایۃ) کا شاہکار' غرباء کی قل خوانی پہ فتوائے بدعت کا علمبردار' چودھریوں اور وڈیروں کی قل خوانیوں کا دلدادہ و طلبگار' آنکھوں پر مکمل قبضہ رکھنے اور برموقع رونے کا فنکار' دعاؤں میں شان الوہیت میں بے باکیاں دکھانے والا ناہنجار' اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے متعلق پاؤں گیری' گودنشینی' سینہ چمٹی' آگے پیچھے اور اوپر نیچے ہونے' ایسی بکواسات کرنے والا توحید کا غدار' احادیث طیبہ میں بڑی مہارت سے خیانت کرنے والا یہودیوں کا پیروکار' عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چھپانے کی بنا پر لعنت کا حقدار' نازک مزاج مبلغ مولانا طارق جمیل آف تلمبہ ضلع خانیوال' اپنی پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد 11 جنوری 2002ء کی تقریر میں گویا ہے۔

"جھک جائیں اللہ کے سامنے۔ یہ ہے بھائی تبلیغی کام۔ اب مجھے بتاؤ کہ اس میں کونسی بات ہے جو میں نے آپ کے عقیدے کے خلاف کی اوروں کی...... آہا

(مولانا کے منہ سے بے اختیار از قسم طلاقہ ایک ٹیس نکلی ہے جس کا لطف صرف سننے میں آ سکتا ہے)

غیروں سے سنا تم نے 'غیروں سے کہا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا' کچھ ہم سے سنا ہوتا

لوگوں کی سنی سنائی پہ لگ پڑے۔

دو گھنٹے ہونے کو ہیں مجھے آپ کے ساتھ بات کرتے ہوئے' کلمے کے علاوہ میں نے کوئی بات نہیں کی۔ قرآن وحدیث کے باہر میں نے آپ کو کوئی بات نہیں سنائی۔ جو آدمی کے دل میں ہوتا ہے۔ دو گھنٹے میں کوئی تو جملہ ایسا آتا یا میں اتنا اداکار ہوں کہ پتہ ہی نہیں چلنے دیا۔

تو بھائیو! ایک تو ہم توبہ کریں۔ آپ کے علاقے میں جماعتوں کو آنے دو' اپنی مسجدوں کو کھولو' ان کے لئے ان کی سنو تو سہی ان کی کیا کہتے ہیں۔ غلط کہیں تو نکال کر باہر پھینک دینا اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ انکو بٹھاؤ ان کو صحیح سمجھاؤ' تمہارا غلط ہے' یہ ٹھیک ہے' وہ تو خود سیکھنے آئے بیٹھے ہیں۔

نہ سکھاتے ہو' نہ رہنے دیتے ہو ان کو' اللہ کا نبی تو ابوجہل کو گھر بلا کر' روٹی کھلا کر' پھر اس کو دین کی بات سمجھائے۔ یہ اپنی روٹی آ کر کھاتے ہیں۔ پھر بھی آپ ان کو مسجدوں سے اٹھا کے باہر پھینک دیتے ہیں۔

یہ کہاں کا اخلاق ہے' یہ کہاں سے اسلام آیا ہے؟

چلو اس کو چھوڑو۔ کچھ پنجاب کے اخلاق بھی تھے۔ کچھ پنجاب کی روایت بھی تھی۔ غریب سے غریب آدمی بھی بیٹھک بناتا تھا۔ کوئی بھولا بھٹکا راہی آ جائے تو آرام کر لے۔ زمینداروں کے ڈیرے ہوتے تھے۔ جب شہروں میں جانے کا مرض نہیں لگا تھا تو زمینداروں کے ڈیرے آباد ہوتے تھے۔ سو سو مسافر پڑا ہوتا تھا۔ کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ راہی آئے رات گزارنے کیلئے آ گیا تو کچھ پنجاب کے اخلاق

ہیں، وہ پردیسی مسافر تمہیں کیا کہتے ہیں۔ رہنے دو، نہیں سنتے ہو تو ان کو رہنے تو دو۔

اچھا سن تو لو۔ کہتے کیا ہیں۔

ان کے پاس ایک کتاب ہے، وہ پڑھو۔

اس میں کوئی ایسی بات نظر آئے تو ان کو پکڑو۔

لیکن یہ کیا اندھا دھند۔ بھئی بس ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

نکلو، نکلو، نکلو، وہ بیچارے نکل ہی جاتے ہیں اور کیا کریں؟

ہم لیہ (ضلع لیہ) میں تھے۔ ایک جماعت صحرا میں چلی گئی بیچاری، راستے میں دو تین بستیاں تھیں۔

انہوں نے نلکوں کی ہتھیاں اتار لیں کہ...... انہاں نوں تسیاں (پیاسے) مارنا ایں۔

سارے گستاخ رسول نیں

جاؤ تو اڈے بیڑے بڈھ جاون

تسیں عاشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) او

جنہاں ہتھیاں لاہ لیاں

ایہہ عاشق رسول نہیں۔ تے ایہہ گستاخ رسول تے جیڑے بسترے موہڈے تے چائے ٹرے دے نیں۔

در در دیاں ٹھوکراں ودے کھاندے نیں۔ راتی روندے نیں، دنے دھکے کھاندے نیں۔ روٹی اپنی پکیندے نیں۔

تو کوئی تو آدمی اپنی عقل بھی استعمال کرے۔

تو میرے بھائیو!......

توبہ تو پکی ہوگئی ناں! ایں.......... (یہاں ایک اور طلاقہ شدیدہ ہے)

مولانا طارق جمیل صاحب کا خطاب پنڈی بھٹیاں 11 جنوری 2002ء

موضوع سیرت وصورت

یہ کیسٹ ہم نے مکتبۃ العاصم اسلامی کیسٹ اینڈ سی ڈی ہاؤس بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ لاہور' فون نمبر 390698-04951 سے خریدی اور خود سن کر الفاظ بعینہ درج کر دیئے ہیں۔

نیز اس کیسٹ میں خطاب کے بعد دعا فرماتے ہوئے روتے دھوتے' سر دُھنتے' آہوں اور سسکیوں کی بھرمار میں طارق جمیل صاحب ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں۔

''اللہ! تو سامنے ہو ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں۔

یااللہ! ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں۔کوئی بھی تو نہیں رہا۔

یااللہ! کوئی بھی نہیں رہا۔

یااللہ! تو سامنے ہو' ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں'

ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں۔ یااللہ!

ہم تیری گود میں گر جائیں' یااللہ!

ہم تجھے منائیں یااللہ''۔

یہ ہے مولانا طارق جمیل کی تعلی وسینہ زوری اور بالخصوص دعا میں خبث عقیدہ (تجسیم الوہیت) کا اظہار: اس نے جنوری ۲۰۰۲ء میں تبلیغ کیلئے ماہ ربیع النور شریف میں ہفتہ بھر منڈی بہاء الدین قیام کیا۔تو میلاد شریف کے جلوس کے موقع پر اہلسنت کے پرسوز قاسم الفیضان والتعویذات مذل الشیطان الوہابیت مبلغ صوفی محمد امین صاحب نے مرکزی چوک میں اس کی غلطی پر اسے آگاہ کیا۔اور اسے باقاعدہ بتایا گیا کہ مولانا آپ نے پاؤں اور گود والی دعا میں بکواس فرمائی ہے۔اس سے توبہ کر لو۔ اب وقت ہے ورنہ ملک الموت علیہ السلام کی گرفت بڑی سخت ہے ۔منکر ونکیر کی گرزیں بڑی بھاری ہیں۔قبر میں من ربك کا جواب دینا بڑا مشکل ہے۔کیا اس وقت پاؤں والا اور گود والا رب تلاش کرنے کیلئے چلہ لگاؤ گے یا پھر دنیا میں پھرنے

والے چھوٹی اولاد اور نوجوان بیویوں سے بے نیاز بوڑھے والدین کی لاچاری سے بے پرواہ چلہ کش اس دوران کوئی ایسا رب تلاش کر لیں گے جس کے پاؤں بھی ہوں اور گود بھی ہو۔ مگر اس مجسمہ فرقہ کے نانجار مبلغ کو نہ تو توبہ کی توفیق ہوئی اور نہ ہی ہماری مخلصانہ کوشش کا جواب دینے کی ہمت پڑی۔

رمضان شریف ۲۰۰۳ء میں طارق جمیل مانگا منڈی میں ہنگامہ برپا ہوا تو باقاعدہ تحریری طور پر تبلیغی جماعت کے ذمہ داروں کے ذریعے اسے توبہ کی درخواست کی گئی جس کے جواب میں طارق جمیل، مولوی عمر اور حاجی عبدالوہاب نے مکاری اور فریب کاری کا مکروہ جال بُنتے ہوئے روتے دھوتے یہ دعا کی:

"اللہ جلالی کے دل کو پھیر دے، اسے ہدایت عطا فرما"۔

جس کے جواب میں فقیر غفرلہ اللہ القدیر نے "ایک دعا اور امر واقعہ" پمفلٹ شائع کیا جو باقاعدہ طارق جمیل کی قبیح مجلس میں پہنچا تو اس بے حیاء نے بڑی ڈھٹائی سے یہاں کے حرام خور ٹیچروں (جو کہ سکول کی تنخواہ باقاعدہ لیتے ہیں مگر پڑھائی کا وقت چلّہ میں گزارتے ہیں) سے کہا کہ تم اس کو (فقیر جلالی کو) اس کے حال پر چھوڑ دو اور لوگوں پر محنت کرو۔

طارق جمیل کے پنڈی بھٹیاں کے چیلنج کو ہم فقراءِ در مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صدق دل سے قبول کیا اور اسے بار بار آگاہ کیا کہ تم نے کہا ہے ہماری کتاب پڑھو۔ اس میں کوئی ایسی بات ہو تو ان کو پکڑو۔

اس پر ہم نے بتایا کہ تبلیغی نصاب کے باب حکایات صحابہ میں مولوی زکریا سہارنپوری نے اہلبیت کرام کے دو معزز ارکان حضرات امامین کریمین حضرت سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان رفیع میں دیدہ و دانستہ تقصیر و بے ادبی کا ارتکاب کیا ہے۔

یا تو اس کی وضاحت کرو یا پھر اسے کتاب سے نکالو۔

جس کا جواب دینے کی مولانا نے ہمت نہیں کی۔

پھر ہم نے بتایا کہ تبلیغی نصاب جلد دوم فضائل صدقات (ص ۲۹۸ مطبوعہ دہلی) میں متعدد کتب احادیث میں موجود الفاظ حدیث کے ترجمہ میں پوری پوری یہودیت دکھائی ہے۔ اس کی وضاحت کرو یا کتاب سے اس بددیانتی کو ختم کرو؟

پھر ہم نے حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عنوان میں مولوی زکریا سہارنپوری کی دستکاری سے پردہ اٹھایا اور کہا: اس طرح کی حرکت کا ارتکاب کیوں کیا گیا؟ جس کی ابھی تک وضاحت نہیں کی گئی؟

فضائل صدقات میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایصال ثواب کی حدیث کے ترجمہ میں واقع غلطی پر آگاہ کیا گیا جس کا ابھی تک جواب نہیں دیا گیا۔

ہم مولانا سے یہ بات دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ مولانا آپ نے کہا تھا:

''ہماری کتاب کو پڑھو، اس میں کوئی ایسی بات ہو تو ان کو پکڑو''۔

اس پر ہماری گزارشات کے جواب میں رکاوٹ کیا ہے؟

مولانا طارق جمیل صاحب! اگر آپ اپنے الفاظ میں فرمائیں۔

''میرے بھائیو!

اگر ہم اپنی شادی میں سادگی لے آئیں گے تو شادی آسان ہو جائے گی۔ زنا مشکل ہو جائے گا اور اگر ہم شادی کی شرطیں مشکل کر دیں گے تو شادی مشکل ہو جائے گی اور زنا آسان ہو جائے گا۔''

(حیرت انگیز کارگزاریاں، ص ۲۷۰)

اور آپ اپنے بیٹے یوسف جمیل کی شادی میں ہر طرح کی فضول خرچی کا ارتکاب کریں اور جس کو ثناء اللہ بھٹہ ایسے فنکار کنجر کلچر کا نام دیں تو یہ قول و فعل کا

تضادکس کھاتے میں ڈالو گے۔

مولانا آپ کی نازک مزاجی برطرف' یہ تو فرمائیں کہ جس رات آپ کی اہلیہ محترمہ لاہور کے سب سے قبیح اڈے پر فلم کروانے گئی ہوئی تھی تو آپ نے لاہور کے کس ہوٹل میں کمرہ کی Booking کروا رکھی تھی یا آپ چلہ پر گئے ہوئے تھے کیونکہ آپ کی رہائش تو تلمبہ میں ہے اور واقعہ لاہور کا ہے۔

مولانا طارق جمیل صاحب کے چاہنے والے جب ان کی بیوی کی حرکت کا پڑھتے یا سنتے ہیں تو تبلیغی جماعت کی سادگی سے بے نیاز ہو کر بڑی منہ زوری سے کہہ دیتے ہیں:

''کہ اگر وہ چلی ہی گئی ہے تو اس میں حرج کیا ہے؟''

بندۂ ناچیز عرض کرتا ہے کہ اگر ان کی بیویوں نے فحاشی کے اڈوں پر ہی جانا ہے تو یہ لوگوں کو سادگی کا درس کس منہ سے دیتے ہیں؟ اور مدرسہ حفصہ کی لٹھ بردار باغیات کس منہ سے بغاوت کرتی ہیں؟ اور سنت کی پیروی کا دعویٰ کس زبان سے کرتے ہیں؟ کیا انہوں نے احادیث نہیں پڑھیں' جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سادگی کا درس دیا ہے اور مولانا طارق جمیل نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کا جو حال جگہ جگہ بیان کیا ہے' وہ محض دھوکہ دہی' فریب کاری اور چالبازی ہی ہے؟

مولوی طارق جمیل صاحب! آؤ حدیث شریف ہم سے سن لو اور گھر میں پرسکون بیٹھ کر اس پر عمل کرو اور ظاہر و باطن کو ایک کر کے اس کی دھن میں پکے ہو جاؤ۔

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلُ حَلِيْلَتَهٗ

اَلْحَمَّامَ (مستدرک امام حاکم، ص ۲۱۱ ج ۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: ''کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے۔

محدثۂ امت، فقیہۂ اسلام حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں اہل شام کی کچھ عورتیں حاضر ہوئیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: شاید تم اس علاقہ سے ہو، جن کی عورتیں حمام میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ وَضَعَتْ ثِیَابَھَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِھَا فَقَدْ ھَتَکَتْ سِتْرَھَا فِیْمَا بَیْنَھَا وَ بَیْنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (مستدرک امام حاکم، ص ۲۱۱ ج ۱۱)

ترجمہ: جس عورت نے اپنے کپڑے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اتارے تو اس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردے کو چاک کر دیا۔

انہیں کی ایک روایت میں ہے۔ اگر اس عورت نے خاوند کے علاوہ کسی کیلئے لباس اتارا تو وہ اس کے لئے آگ اور عار بن جائے گا۔ (مستدرک، ص ۲۶۹ ج ۵)

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ان کی خدمت میں کچھ عورتیں حاضر ہوئیں تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم حمص کی رہنے والی ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اصحاب حمامات سے؟ جن کے حمام ہیں ان سے ہو؟

قُلْنَ وَ بِھَا بَاْسٌ؟

وہ بولیں کہ کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

سیدہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اَیُّمَا اِمْرَاَۃٍ نَزَعَتْ ثِیَابَھَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِھَا خَرَقَ اللّٰہُ عَنْھَا سِتْرَہٗ
(مستدرک امام حاکم' ص ۲۱۲' ج ۵)
ترجمہ: جس عورت نے اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ لباس اتارا تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت سے اپنا (اپنی ستاری کا) پردہ ہٹا لیا۔
میزبان مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا آخری جملہ ہے:
مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ مِنْ نِسَائِکُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَاتِ (مستدرک امام حاکم' ص ۲۱۲' ج ۵)
ترجمہ: تمہاری عورتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں' وہ حماموں میں داخل نہ ہوں۔
اہل شام کی بیبیوں کی اصلاح فرماتے ہوئے حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اَلْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلٰی نِسَاءِ اُمَّتِیْ (مستدرک امام حاکم' ص ۲۱۲' ج ۵)
ترجمہ: حمام میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔
واضح رہے کہ اس دور کے حمامات اور آج کے بیوٹی پارلرز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر اس دور کے حمام عورتوں کیلئے حرام ہیں تو آج کے گلبرگ کے گندے اڈے کئی درجہ بڑھ کر حرام ہوں گے۔ عبرت شرط ہے!
پھر حضور اکرم نور مجسم رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بھی سچ ثابت ہو گیا کہ جس کی عورت حمام میں جائے گی' اس کا پردہ چاک ہو جائیگا۔ جیسا کہ

طارق جمیل اور اس کی بیوی کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ ایسے مواقع پہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی صداقت کا مصداق دیکھ کر کہا کرتے تھے۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اور آج ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے ارشاد کی صداقت دیکھ کر عرض کرتے ہیں۔

صلی اللّٰہ علیك یارسول اللّٰہ

وسلم علیك یا حبیب اللّٰہ

حدیث شریف سے تبلیغی جماعت کی نشاندہی

حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ. یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأن من اللین اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قلوب الذیاب یقول اللّٰہ ابی تغترون ام علی تجترءون فبی حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانًا

(ترمذی شریف، ص ۶۳/ ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

نمبر ۱:- آخر زمانے میں (ایسے) لوگ نکلیں گے۔

نمبر ۲:- جو دین کے نام پر دھوکہ دیتے ہوئے دنیا حاصل کریں گے۔

نمبر۳:- وہ لوگوں کے سامنے بھیڑوں کی کھالیں پہنے ہوئے ہوں گے کہ اس قدر (بھیڑ کی طرح) نرم ہو جائیں گے۔

نمبر۴:- ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی اور ان (بھیڑ نما لوگوں) کے دل بھیڑیوں والے ہوں گے۔

نمبر۵:- اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم میرے متعلق دھوکہ کرتے ہو بلکہ مجھ پر جرات کرتے ہو۔

نمبر۶:- مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا کہ وہ فتنہ بڑے زیرک وحلیم آدمی کو۔ (ان کی کارستانیاں دیکھنے کی وجہ سے) حیران و پریشان کر کے رکھ دے گا۔

صحاح ستہ میں ممتاز کتاب ترمذی شریف کی اس حدیث میں چھ چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے (اختصار مانع ہے ورنہ اس کی تفصیل میں جاؤں تو مستقل کتاب تیار ہو جائے۔ بحمد اللہ تعالٰی و بفضل رسولہ الاعلی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان چھ چیزوں کو بغور ملاحظہ کرنے کے بعد فکر کو ذرا یکسو کرتے ہوئے غور فرماؤ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ منافق ننگے ہو کر منظر عام پر آ جائیں گے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حق کا بول بالا مطبوعہ جامعہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاء الدین

مولانا کی زبانی مروجہ شادیوں کی مذمت

مولانا طارق جمیل صاحب کہتے ہیں:

نمبر۱: "ارے میری بہنو! اور بھائیو! کیا ظلم ہے کہ کہتے ہیں ناک نہیں رہتی۔ لوگ کیا کہیں گے جنازہ ہے یا شادی ہے؟

"اس ناک کو کاٹ دو جو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو خاک میں ملائے"۔ (بیانات جمیل، جلد سوم، ص ۵۷)

اس خبیث کا انداز دیکھو' بکتا ہے کہ ''اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو خاک میں ملائے''۔ کیا کسی کے جرم سے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت خاک میں ملتی ہے؟ کیا تبلیغی جماعت کے اکابر اس کتے کی زبان نہیں کاٹتے۔ کیا دنیا میں جو مسلمان جرم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق یہی خیال کیا جائے گا' جو یہ ظالم کہتا ہے' جرم کرنے سے کوئی آدمی خود اپنے لیے جہنم خریدتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور عزت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

انت وهي اهون على الله من ان يهمني منكن احد

(مستدرک ج ۵ ص ۳۲۳)

طارق جمیل نے مزید کہا ہے:

''ایک آدمی یہ کہہ رہا تھا کہ پچاس ہزار کا سوٹ سلوایا۔ پھر بھی سب کہہ رہے تھے: سستا سلوایا' سستا سلوایا۔ میں نے کہا: او ظالم! اللہ کو کیا جواب دے گا۔ ایک پچاس ہزار میں پانچ غریب بچیوں کی شادی ہو سکتی ہے۔ مالداروں نے غریبوں کی بیٹیوں کو بے حسن کر کے رکھ دیا''۔

(بیانات جمیل' ج سوم' ص ۶۰)

مولانا طارق جمیل صاحب کے دل کی جلن سے ظاہر ہوتا ہے' اس کی بیٹیوں اور بہوؤں کو ضرور کسی بڑے مالدار نے ویران کیا ہے۔ جن کے پے در پے صدموں سے کراہ رہے ہیں۔

مولانا مزید بولتے ہیں

پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار مردوں' عورتوں کے گھروں میں بھی

شادی کے موقع پر نبی کے طریقے ذبح ہو کر رہ جاتے ہیں۔

(بیانات جمیل ج سوم ص ۶۱)

کاش اس ظالم کی زبان پر چھری چل چکی ہوتی تو یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اس عامیانہ انداز میں بغیر درودوسلام کے نہ لیتا اور نہ ہی "آپ کے طریقے ذبح کرنے والی" گندی اصطلاح استعمال کرتا۔

ایک جگہ پر بولتا ہے

ایک مالدار کے ولیمے پر کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے' اس سے سو غریب بچیوں کی شادی ہو سکتی ہے۔ (خطبات جمیل ج دوم ص ۱۸۰)

اے کاش! مولانا طارق جمیل کا نفس سرکش کسی مرد درویش کی صحبت میں رہ کر رام ہو چکا ہوتا تو یہ قول وفعل کا تضاد ختم ہو جاتا۔

اسے فریب کاری اور زبانی کلامی اصلاح کے دعاوی سے نجات مل جاتی تو یہ اپنے بیٹے کے ولیمے پر اس قدر عیاشی' فضول خرچی اور تبذیر سے باز رہ کر شیطان کا بھائی نہ بنتا۔ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اخوت کے دعویداروں کا انجام ہے کہ وہ قہر الٰہی کی تلوار سے شیطان کے بھائی بن کر منظر عام پر آ گئے کہ

"اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ"

کا مصداق بن کر منظر عام پر آ گئے۔

مولانا طارق جمیل کی گھریلو زندگی کے متعلق مزید کچھ لکھنے کی بجائے ہم نامور قلمکار جناب ثناء اللہ بھٹہ صاحب کا روزنامہ ایکسپریس میں تبصرے ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

جناب بھٹہ صاحب لکھتے ہیں:

روزنامہ ایکسپریس کا تبصرہ

روزنامہ ایکسپریس کی 31-03-2007ء کی اشاعت میں ایک نامور صحافی ثناء اللہ بھٹہ راولپنڈی کا مراسلہ شائع ہوا جو کہ بلفظہ درج کیا جاتا ہے۔

مولانا طارق جمیل کی توجہ کیلئے:

مکرمی! میں آپ کے موقر روزنامہ کی وساطت سے جناب مولانا طارق جمیل صاحب سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ دو روز پہلے کے روزنامہ ایکسپریس میں یہ خبر پڑھی کہ وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی اور وزیراعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے تلمبہ کی نواحی بستی رئیس آباد موضع حسین پور آڑی والا میں مولانا طارق جمیل کے صاحبزادے محمد یوسف جمیل کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی۔ وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی شادی میں شرکت کیلئے ہیلی کاپٹر کے ذریعے آڑی والا پہنچے تو صوبائی مشیر حافظ اقبال خاکوانی، ضلع ناظم خانیوال سردار احمد یار ہراج، ڈی سی او محمد خاں کھچی، تحصیل ناظم پیر شجاعت حسنین قریشی اور مولانا طارق جمیل نے ان کا استقبال کیا۔ شادی کی تقریب میں وفاقی وزراء حاجی سکندر حیات بوسن، رضا حیات ہراج، صوبائی وزراء خادم حسین وٹو، معین ریاض قریشی، خواجہ نور محمد سہو، ضلع ناظم ملتان فیصل مختار، ضلع ناظم لودھراں عبدالرحمٰن کانجو، تحصیل ناظم کبیروالا مہر اکبر حیات ہراج، ایم پی اے رانا سرفراز، سابق گلوکار جنید جمشید، سابق کرکٹر سعید انور، سرکاری افسروں اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی، ہماری طرف سے بھی شادی کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ یہ خبر پڑھ کر طبیعت پر کچھ بوجھ محسوس ہوا تو آپ کو خط لکھنے کی جرأت کی۔ ہر صاحب حیثیت اپنے بچوں کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہ ہمارا کلچر ہے نہ کہ اسلامی۔ چند دن پہلے جناب حسن نثار صاحب کا روزنامہ ایکسپریس میں آرٹیکل چھپا تھا جس میں انہوں نے اس کو کنجر کلچر کا نام دیا تھا۔ اس آرٹیکل

کے بعد انہوں نے اور جناب عباس اطہر صاحب نے بھی اپنے بچوں کی شادیاں نہایت سادگی سے کیں۔ ان کی یہ حیثیت مسلمہ ہے کہ اگر وہ کسی کو بھی دعوت دیتے تو سب چلے آتے مگر انہوں نے غرباء کی بچیوں کا خیال کرتے ہوئے اس دھوم دھام سے اجتناب کیا۔ آپ ہمارے راہنما اور راہبر ہیں، ہم سے زیادہ صاحب عمل اور علم ہیں، ہوسکتا ہے ہم کو کوئی غلطی لگ رہی ہو، ہمارا گمان آپ کیلئے ہمیشہ اچھا ہے اور اچھا رہے گا۔ آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہؐ کے تین ولیموں کا ذکر ملتا ہے۔

ایک میں صرف دودھ کا گلاس، ایک میں جو کی روٹی اور ایک میں کہا کہ اپنے اپنے گھر سے کھانا لے آؤ مل کر کھاتے ہیں، میرا ویمہ ہو جائے گا۔ آپ ہم سے بہتر سمجھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ اور روگ غیر اسلامی طریقہ شادی ہے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے کہ وہ شادی سب سے بہتر ہے جس میں خرچہ کم سے کم ہو، اور وہ بہت ہی بُرا ہے جس میں غرباء کو شامل نہ کیا جائے۔ جس دن شادی تبلیغی جماعت والوں کی تبلیغ کے مطابق یعنی سادگی اور بے خرچہ کے ہونے لگے گی اس دن معاشرے سے چوری، رشوت، ڈاکہ زنی اور زنا جیسی لعنتیں ختم ہو جائیں گی۔ ہم لوگوں نے نکاح مہنگا اور زنا سستا کر دیا ہے۔

اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے کہ غریب کیوں جوان بچیوں کو قتل کر کے خودکشی کر لیتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ معاشرے میں اس سنگین برائی کے خاتمہ کیلئے عملی اقدام اٹھائیں گے، الحمدللہ مذہبی لوگوں میں سب سے زیادہ لوگ آپ کو مانتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے ہیلی کاپٹر پر ہزاروں کا پٹرول جو غریب غرباء کے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس کی شکل میں حاصل کیا جا رہا ہے، لگا دیا۔ سب وزراء نے بھی سرکاری گاڑیاں اور پٹرول خرچ کیا ہوگا۔ ازراہ مہربانی میری بات اگر ناگوار گزرے تو معاف کر دیں، میں آپ کا پرستار ہوں۔ اس حساب سے دکھ ہوا ہے کہ آپ ہمارے راہنما ہیں، ہمارے تبلیغی حلقہ چکلالہ راولپنڈی میں جناب بریگیڈیئر گل بادشاہ اور بریگیڈیئر محمد عباس نے صاحب حیثیت ہونے کے باوجود اپنے بچوں کی شادیاں بڑی سادگی سے کیں۔ اللہ تعالیٰ انکو، ان

کے بچوں کو، آپ کو، آپ کے بچوں کو دونوں جہانوں کی نعمتوں سے سرفراز کرے۔ (دعا گو: ثناء اللہ بھٹہ ایس۔۳ عسکری چکلالہ سکیم)

(بشکریہ روزنامہ ایکسپریس سرگودھا 31 مارچ 2007ء)

یہ تو ان کے صاحبزادے کی شادی کا حال تھا، اب ملاحظہ ہو اس اللہ کے ولی کی حکیمہ امت اور حضرت لاہورن کا حال جو طالبات کیلئے ایک عدد مدرسہ چلا رہی ہیں، جن کی تربیت سے سینکڑوں امہات الیاس وزکریا تیار ہو رہی ہیں، جن کی آغوش پناہ میں صدہا بے سہارا اپنی زندگی کو صحابیات اور رضوان اللہ علیہن کا نمونہ بنا رہی ہیں، جن کی نظر التفات سے اور شفقت مادرانہ سے ان گنت دوشیزائیں مبلغات تبلیغ کے میدان کی شہسوار بننے والی ہیں۔ جن کی ایک نگاہ کریمانہ سے رنڈیوں کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے۔ جن کے درس میں داخل ہونے والی بے راہ روی کا شکار، فیشن کی دنیا کی بہار، میک اپ اور بناؤ سنگھار کی دلدادہ وفدا کار، چست لباس وجسم آشکار، ملک وملت کیلئے باعث شرم وعار، آن ہی آن میں ان جملہ خرافات سے یکسو ہو کر دین کی محنت میں اس طرح لگ جاتی ہیں کہ مستقبل کے اولیاء انہیں کی گود میں پھلیں پھولیں گے۔ آئندہ کے اغواث، اقطاب کی معدن وکان بھی تو ہیں۔ آئندہ نبوت کی ذمہ داری اٹھانے والوں کی پاکیزہ جماعت انہیں کے راستے سے دُنیا میں نمودار ہوگی۔

مولانا طارق جمیل صاحب کی ایسی پاکیزہ مطہرہ زاہد فی الدنیا، راغبہ الی الاخرہ، جنتی حوروں کیلئے باعث رشک بننے کا ذوق رکھنے والی مخدومہ رائیونڈیاں صفیہ بی بی زوجہ مولانا طارق جمیل صاحب کا اپنا حال ملاحظہ ہو۔

معروف بیوٹی پارلر سے طارق جمیل کی اہلیہ اور بھابھی کے زیورات چوری

ممتاز عالم دین کی بھابھی اور اہلیہ کے فیشل کے دوران ملازماؤں نے پرس غائب کر

لئے، پارلر کی مالکہ بیرون ملک چلیں گئیں۔

لاہور (محمد اعظم چوہدری) ایم ایم عالم روڈ گلبرگ میں معروف بیوٹی پارلر ڈمپلکس سے ممتاز عالم دین طارق جمیل کی اہلیہ اور ان کے بھائی ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر طاہر کمال کی اہلیہ کے لاکھوں روپے مالیت کے زیورات اور نقدی چوری ہو گئے۔ گلبرگ پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔ معلوم ہوا کہ 20 جولائی 2007ء کو طارق جمیل کی اہلیہ صفیہ بی بی اور مولانا کی بھابھی ڈاکٹر عائشہ طیبہ خاکوانی فیشل کروانے کیلئے ڈمپلکس بیوٹی پارلر گئیں جہاں سے ان کا ایک پرس چوری ہوگیا۔ ڈاکٹر عائشہ کے مطابق اس پرس میں دو عدد طلائی کڑے، ایک جوڑی جھمکا کانٹا، ایک عدد ٹاپس، ایک جھومر، ایک چین اور دیگر زیورات کے علاوہ 80 ہزار روپے موجود تھے۔ ڈاکٹر عائشہ نے الزام لگایا ہے کہ ڈمپلکس کے سٹاف نے فیشل کے بہانے دونوں خواتین کی آنکھوں پر کپڑے ڈال کر ان کا پرس غائب کرلیا۔ گلبرگ پولیس نے ڈاکٹر عائشہ کی درخواست پر مقدمہ درج کرلیا لیکن مقدمہ میں بیوٹی پارلر کی مالکہ مسرت مصباح کو نامزد کرنے کی بجائے دو ملازم لڑکیوں کو نامزد کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ لیڈی پولیس کی بجائے مرد پولیس اہلکاروں نے بیوٹی پارلر پر چھاپہ مارا اور وہاں کام کرنے والی خواتین کو ہراساں کیا گیا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈمپلکس کی مالکہ مسرت مصباح مذہبی پارٹیوں اور مذہبی راہنماؤں سے خوفزدہ ہو کر گزشتہ رات ملک سے باہر چلی گئی ہیں۔ نیز یہ خبر روزنامہ "جنگ" میں شائع ہوئی۔

مولانا طارق جمیل اور شان اُلوہیت

اس عنوان کے متعلق گفتگو طارق جمیل کی دعا کے حوالے سے کسی قدر ہو ہی چکی ہے۔ ہم سر دست چند نمونے پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

نمبر ۱: اللہ کی رحمت کی مثال

اس وقت اللہ تعالیٰ کی حالت یوں ہے جیسے ماں بانہیں پھیلاتی ہے۔

آ جا: میرے بچے

آ جا: میرا لعل

آ جا: میرا جگر

اس وقت اللہ کی رحمت کی بانہیں پھیلی ہوئی ہیں، آ جا میری بندی

(بیانات جمیل، ص ۲۰، ج اول)

تبصرہ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

رائیونڈ کے مبلغ اعظم حضرت سیدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے بولتے ہیں:

تو اس نے کہا: اچھا میں آپ کے رب سے گلہ کرتی ہوں۔

میں آپ کے رب کو سناتی ہوں۔

وہیں بیٹھے بیٹھے یوں آسمان کو دیکھا دیکھی

کبھی بڑی یاری تھی، ہماری اللہ سے زمانہ ہوا بھول گئے۔ (بیانات جمیل، ص ۸۰، ج ۲)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بندگی اور صحابیات مطہرات کی عظمت و حرمت پر اہلسنت و جماعت کی کتابیں اور بیانات بالخصوص سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی تحریرات جلیلہ بھری پڑی ہیں جبکہ ذناب دیوبند کا عقیدہ ہے کہ

"ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔ (تقویۃ الایمان)

اور طارق جمیل بتا رہا ہے۔ حضرت خولہ کی اللہ تعالیٰ سے یاری تھی جو زمانہ ہوا بھول گئے۔ ان کے بڑے ذلت کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ چھوٹا یاری جتا رہا ہے۔ اگر کسی نے "یَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا" کی جھلک دیکھنی ہو تو ان کو دیکھ لو۔

نمبر۲: مولانا طارق صاحب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر کرتے ہوئے گویا ہوتے ہیں۔ پہلی سطر میں بتایا کہ مہربان ہے کوئی سختی اس کی طبیعت میں ہے ہی نہیں۔ (بیانات جمیل' ص۵۷' ج۲)

بندۂ ناچیز اکابرین دیوبند سے پوچھنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کن عناصر سے مرکب ہے اور اس کی طبیعت کے تقاضے کس قسم کے ہیں۔ سردی' گرمی' حرارت' برودت کے احوال میں اس کی طبیعت پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

نمبر۳: مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک مقام پر بیان کیا:

"یہ آپ یوں سمجھیں کہ جیسے اللہ یوں کہہ رہا ہے کہ میں بھی تمہارے پاس بیٹھا ہوا تمہارا جھگڑا سن رہا تھا"۔ (بیانات جمیل' ص۸۱' ج۲)

بندۂ ناچیز یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ جب رب وہاں ان کے پاس بیٹھا تھا تو دیوبند کے گرو گھنٹالوں نے کس قسم کی چاندنی بچھائی تھی۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

طارق جمیل اور اسم جلالت اللہ جل مجدہ

یہ مسئلہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کا اسم جلالت ذکر ہو تو تعظیمی کلمات ہونا ضروری ہے۔ مثلاً یوں کہیں: اللہ تعالیٰ' اللہ جل مجدہٗ' اللہ رب العزت' اللہ کریم' اللہ عزوجل۔

مگر جب ہم طارق جمیل کی قبیح آواز گونجتی سنتے ہیں تو کہہ رہا پاتے ہیں۔

اللہ سے اٹر لو...... اللہ سب کچھ

اللہ کا سب کچھ...... اللہ کے ہاتھ میں

اللہ کے قبضے میں...... اللہ کے ارادے میں

اللہ کی قدرت کے تحت (بیانات جمیل' ص ۸۸۸' ج ۲' بیانات جمیل' ص ۲۷۳' ج ۲)

اس ظالم نے سات بار اسم جلالت کا مسلسل ذکر کیا ہے۔ مگر ایک بار بھی عزوجل' جل جلالہ' تبارک وتعالیٰ یا کوئی کلمہ تشریفی ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح ایک مقام پر یوں بولتا ہے۔

فقیر وہ ہے جسے اللہ نہ ملا۔ فقیر وہ ہے جو اللہ کے گھر میں آ کر بھی اللہ کو نہ پا سکا۔ جسے اللہ کے نام کی محبت کا ذائقہ نہ ملا۔ جو اللہ کے نام کی حلاوت نہ دیکھ سکا' جو تنہائیوں میں اللہ کے سامنے بیٹھ کر رو نہ سکا۔ جو اللہ کو دکھڑے نہ سنا سکا۔ جو اللہ کی محبت میں نہ تڑپا نہ رویا اور نہ مچلا۔ الخ۔ (خطبات جمیل' جلد اول' ص ۴۲)

اس عبارت میں اللہ عزوجل کا اسم جلالت اللہ آٹھ بار ذکر ہوا ہے مگر ایک جگہ بھی احترامی کلمہ موجود نہیں ہے۔

''خطبات جمیل' جلد اول' ص ۴۳'' پر چھ بار مسلسل اسم گرامی اللہ ہے مگر جل جلالہ نہیں ہے۔ اگر بیانات جمیل اور خطبات جمیل کا مسلسل جائزہ لیا جائے تو ہزاروں بار اسم جلالت عامیانہ انداز میں مذکور ملے گا۔

کیا اس خبیث اللسان کو حیاء کا ایک قطرہ بھی میسر نہیں آیا کہ کائنات کے خالق و مالک رزاق ووہاب جل مجدہ کا نام کس طرح احترام کے ساتھ لیتا ہے

جبکہ اپنے بڑوں کا نام احترام سے لیتا ہے۔ بانی تبلیغی جماعت کے بارے میں بولتا ہے۔

''مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ'' (بیانات جمیل' ص ۲۰۶' ج ۲' بیانات جمیل' ص ۲۸۷-۲۸۶' ج ۲)

''مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ (خطبات جمیل' ص ۲۷۶' ج اول)

ایک مقام پر یوں کہا:

''حضرت لاہوریؒ'' (بیانات جمیل ص ۹۷ ج اول)

طارق جمیل اور عظمتِ نبوت

اہل اسلام کا یہ معمول مبارک ہے کہ جب بھی کسی نبی یا رسول کا اسم گرامی آئے تو علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت سیدنا یا صلی اللہ علیہ وسلم ازیں قسم کلمات ضرور استعمال کرتے ہیں اور کوئی شخص اور کچھ نہ کر سکے تو علیہ ' ص ' صلعم لکھ دیتا ہے۔ مگر یہ لکھنا بھی بدبختی ہے۔ پورا درود شریف مکمل سلام ذکر کرنا ضروری ہے جبکہ ہم طارق جمیل کی رَوِش شیطانی اور طلاقت لسانی کو دیکھتے اور سنتے ہیں تو کہتا ہے:

''اپنے رب کو دیکھ رہے ہیں۔ ارے محبوبہ کے پاس بیٹھا تو رات گزر جاتی ہے۔ پتہ نہیں چلتا تو وہ محمد کا رب ہے۔ ابراہیم کا رب موسیٰ کا رب خلیل کا رب یوسف کا رب''۔ (بیانات جمیل ص ۱۰۱ ج دوم)

اس میں نہ کلمہ رب کے ساتھ حرف عزت' نہ کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ درود وسلام۔

کیا اولیاء دیوبند کی تہذیب یہی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا:

"خصلتان لایجتمعان فی منافق حسن سمت ولافقه فی الدین"

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۲)

ترجمہ: منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔

(۱) حسن سمت (۲) دین کی سمجھ

ایک جگہ پر یوں یاوہ گوئی کرتا ہے:

''بت فروش و بت پرست کے بیٹے کو نبی بنا دیا اور خلیل اللہ بنا دیا اور اپنے نبی سے بھی کہا:

"ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا"

"اے میرے نبی! تمہیں بھی حکم ہے کہ ابراہیم کی پیروی کرو۔ وہ کس کا بیٹا ہے' بت بیچنے والے کا' بت بنانے والے کا' بت کے سامنے جھکنے والے کا' اس کے بیٹے کو خلیل بنا دیا"۔ (خطبات جمیل' ص ۴۰۔۳۹' جلد دوم)

کیا یہ انداز کسی کلمہ گو' ملت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار کا ہو سکتا ہے؟ صرف انصاف کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔

طارق جمیل اور احترام ملائکہ علیہم السلام

یہ تبلیغی جماعت کا گماشتہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس مٹی سے بنا ہوا ہے۔ خیال یہ گزرتا ہے کہ ابلیس جہاں سالہا سال غلاظت کرتا رہا ہو' اس مٹی سے اسے بنا دیا گیا ہو۔

یہ اولوالعزم ملائکہ کرام علیہم السلام کی شان رفیع کے متعلق بھی کلام کرتے ہوئے حیاء نہیں کرتا۔ "قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ" (البقرہ) کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے اس مولوی تبلیغی لوٹے کا انداز بیان ملاحظہ فرمائیں۔

"آج موت نے سب کو کڑوا گھونٹ پلا دیا۔ آج جبریل بھی مر گیا اور میکائیل بھی مر گیا اور اسرافیل بھی مر گیا اور عرش کے فرشتے بھی مر گئے۔ وہ عزرائیل سب کی جان لینے والا آج یہ دیکھو اوندھا پڑا ہوا ہے۔ شہتیر کی طرح کٹ گیا مر گیا"۔ (خطبات جمیل' ص ۸۹' جلد اول)

ایک جگہ یوں تقریر کی:

"یہ جبرائیل بھی مرا پڑا ہے۔ یہ میکائیل بھی مرا پڑا ہے۔ یہ اسرافیل بھی مرا پڑا ہے۔ یہ عرش کے فرشتے مرے پڑے ہیں۔ آج ساری کائنات کو موت کا عفریت نگل گیا۔ یہاں تک کہ عزرائیل کو بھی موت نگل گئی"۔

(خطبات جمیل' ص ۲۷۳' جلد اول)

ایک اور مقام پر تبلیغی بدعت کا ایک اور خمار اس کے سر پر چڑھا تو اس کی ہذیانی کیفیت اس انداز میں آشکارا ہونے لگی۔

''پھر اللہ آسمان توڑے گا۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ پھر اللہ عرش کے فرشتوں کو مار دے گا' پھر کہے گا:
جبریل مر جاؤ۔ میکائیل مر جاؤ (الی) سب مریں گے' جبرائیل مر گیا' میکائیل مر گیا' اسرافیل جو صور پھونک رہا تھا' وہ بھی چکرا کے گرا' صور ہواؤں میں اڑتا ہوا عرش پہ چلا گیا' اوپر اللہ رہ گیا' نیچے عزرائیل رہ گیا۔
اب اللہ پوچھے گا: بول کون باقی ہے؟ اسے بھی پتا ہے کہ اب میری بھی باری آ گئی ہے۔ کہے گا:
اوپر تو باقی' نیچے تیرا غلام باقی''۔

(خطبات جمیل' ص ۱۵۱' جلد دوم)

ایک جگہ یوں مرتا ہے:
یہ جبرائیل مرا پڑا ہے۔ یہ میکائیل بھی مرا پڑا ہے۔ یہ اسرافیل بھی مرا پڑا ہے۔ یہ عرش کے فرشتے بھی مرے پڑے ہیں۔ (بیانات جمیل' ص ۱۵۱۔۲۵' جلد اول)

طارق جمیل اور احترام صحابہ کرام علیہم الرضوان

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے تمام ائمہ' محدثین' مفسرین' فقہا' صوفیاء' اتقیاء علیہم الرحمہ اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جو سعادتیں میسر آئیں۔ وہ بعد والوں کو نصیب نہیں ہوئیں جو روحانی' ایمانی' استعداد ان کی تھی۔ بعد والوں کو محض ان کی خیرات ملی ہے۔ جن فیوض و برکات کی حامل یہ شخصیات تھیں' بعد والے ان کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہم پلہ ہونا یا کسی کو ہم پلہ جاننا یا کسی کی کوئی ظاہری نیکی دیکھ کر یہ گھمنڈ کرنا کہ یہ صحابہ کی طرح ہو گیا ہے۔ یہ محض شیطانی چکر ہے۔ مولوی زکریا سہارنپوری نے اپنے باپ کا ذکر فضائل

صحابہ میں اس انداز میں کیا کہ اس کی شان و شوکت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح ہے بلکہ اس ظالم نے حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تذکرہ میں اپنے باپ کا ذکر اس انداز میں چھیڑا۔ جیسے اپنے باپ کا بچپنا ان امامین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بچپنے کے مقابلے میں لا کر اپنے باپ کی برتری ظاہر کر رہا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں لکھا:

"سات برس کی عمر ہی کیا ہوتی ہے جس میں کوئی علمی کمال حاصل کیا جا سکتا ہو۔ لیکن اس کے باوجود حدیث کی کئی روایتیں ان سے نقل کی جاتی ہیں"۔

پھر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں لکھا کہ

"چھ برس کا بچہ دین کی باتوں کو کیا محفوظ کر سکتا ہے"۔

اسی گفتگو کے آگے اپنے خاندان کی بوڑھیوں کا حوالہ دے کر لکھتا ہے:

"جب اس کے باپ کا دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ پارہ حفظ ہو چکا تھا اور ساتویں برس کی عمر میں قرآن شریف پورا حفظ ہو چکا تھا"۔

اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے فارسی کا معتد بہ حصہ بوستان سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے۔

آگے لکھا:

"چھ ماہ تک روزانہ ایک کلام مجید پڑھنا اور پھر اس کے ساتھ ہی دوسرے اسباق بھی پڑھتے رہنا اور وہ بھی سات برس کی عمر میں کوئی معمولی بات نہیں"۔

پھر جب آئمہ اہلبیت پر اپنے باپ کی برتری ذکر کر چکا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت پر اس انداز میں حملہ آور ہوتا ہے۔

لکھتا ہے:

یہ پرانے زمانے کا قصہ نہیں ہے۔ اسی صدی کا واقعہ ہے لہٰذا یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسی قوی اور ہمتیں اب کہاں سے لائی جائیں۔ (بقدر ضرورت) (فضائل اعمال ص ۱۶۰-۱۵۹)

آخری الفاظ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے قوی اور ہمتیں اب کہاں سے لائی جائیں کا واضح مطلب یہ ہے کہ یہ چودھویں صدی کا ملونا صحابہ علیہم الرضوان جیسی قوتیں اور ہمتیں رکھتا تھا۔ یہ ایسی بات اور ایسا دعویٰ ہے۔

جو آج تک کسی بھی خدا پرست نے نہیں کیا جو اس شیطان کے ایجنٹ نے کیا ہے اور اس ظالم نے اپنی کتاب میں ایسی منافقانہ چال اختیار کی ہے کہ جب بھی کسی صحابی کی عظمت کو بیان کرتا ہے۔ ساتھ ہی اپنے کسی بڑے کے بارے میں ایسی ہی گپ ہانک دیتا ہے۔ مثلاً حکایات صحابہ' ص ۱۱ پر حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ذکر کیا کہ خدا کی قسم! جنت کی خوشبو احد کے پہاڑ سے آ رہی ہے۔ یہ کہہ کر تلوار تو ہاتھ میں تھی ہی کافروں کے ہجوم میں گھس گئے اور اتنے شہید نہیں ہو گئے' واپس نہیں لوٹے۔ اسی عنوان میں ف لکھ کر اپنے ایک مولوی کی بڑ درج کر دی کہ ان کا مقولہ سنا ہے کہ جنت کا مزہ آ رہا ہے۔

اسی طرح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرے میں وارد احادیث طیبہ میں سے جن میں عظمت زیادہ نکلتی تھی اور درج بھی پہلے صفحے پر تھیں ان کو چھوڑ کر بعد والی حدیث کو ذکر کر دیا۔

(ملاحظہ ہو مسلم شریف ص ۲۹۶ ج ۲ اور مولوی زکریا کی حکایات صحابہ ص ۱۵)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عظمت کو بیان کرنے کے بعد اپنے باپ دادا' تایا کو درمیان میں گھسیٹ لایا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرنے کے بعد انہی کے باب میں

اپنے مولویوں اور اپنے اباجی کو اس انداز میں ذکر کیا جیسے اس نے عنوان تو دیا تھا۔ حکایات اباجی مگر غلطی سے حکایات صحابہ لکھ بیٹھا۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں ایک ((صوفی بزرگ)) ربیع بن محمود کا ''تذکرہ موجود ہے''۔ ان کے کسی خواب کی بنا پر لوگوں نے انہیں صحابی کہنا شروع کر دیا یا وہ صحابی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جبکہ وہ صحابی تھے ہی نہیں۔ ابن حجر فرماتے ہیں: "ویقال انه دجال ادعی الصحبة" کہا جاتا ہے۔ وہ دجال ہے جس نے صحبت کا دعویٰ کیا۔ (الاصابہ ص ۶۰۶ ج اول)

(اسی طرح میزان میں بھی درج ہے ص ۶۶ ج ۳)

اسی طرح رتن ہندی کے متعلق بھی علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ما ادراك ما رتن شیخ دجال بلاریب ظهر بعد الستمائة فادعی الصحبة۔ تجھے کیا خبر رتن کیا ہے۔ وہ بلاشک وشبہ شیخ دجال ہے جو چھ سو ہجری کے بعد ظاہر ہوا۔ صحبت کا دعویٰ کر دیا۔ (میزان الاعتدال ص ۴۵ ج ۳)

جس کا واضح نتیجہ یہ نکلا کوئی آدمی اپنی جگہ پر کیسا ہی کیوں نہ ہو منصب صحابیت کا شرف حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر وہ صحابیت کا دعویٰ کرے گا تو محدثین اسے دجال کذاب مفتری قرار دیں گے۔

صحابیت کے دعویدار

یہ ہمارے سامنے ایک پاکٹ سائز کتاب ''درود وسلام کا مقبول وظیفہ'' ہے۔ اس کے صفحہ تین پر لکھا ہے:

''مکتوب گرامی قطب عالم صاحب سرنبی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب''

اسی کتاب کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے۔

حضرت اقدس صاحب سرنبی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ واعلیٰ مراتبہ ان دونوں جگہ پر صاحب سرنبی لقب ایک چودھویں صدی کے

خائن فی الحدیث کو دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ صاحب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاحب سر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہونا زیادہ اہم اور باعث شرف ہے۔ سارے صحابہ علیہم الرضوان صاحب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے مگر صاحب سر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاصل ہوا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس رازداری کو خاص مقام دیتے تھے۔ خصوصاً متہم ومنسوب بالنفاق کی نماز جنازہ کے معاملہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک لاکھ چوبیس ہزار میں صاحب سر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک قرار پائے اور بعد والا غیر صحابی 'صحابی ہونے کا دعویٰ کرے تو محدثین کے نزدیک وہ دجال ہے لہٰذا جو صاحب سر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ کرے تو وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار درجے بڑھ کر دجال ہوگا۔

طارق جمیل اور بھیگی بلی

طارق جمیل کا انداز دیکھو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تذکرہ کس طرح عامیانہ اور سوقیانہ کرتا ہے۔

ایک بیان میں یوں کہا:

''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جا رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے پکارا: امیر المومنین۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے تو اس بڑھیا نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگی: ایک زمانہ تھا کہ تو عمری عمری کہلاتا تھا۔ وہ عورت کہنے لگی تو عمری عمری کہلاتا تھا۔ پھر تجھے عمر کہنے لگے۔ پھر تو امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کے رہا کر۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے۔ جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین اس بڑھیا کی خاطر آپ کھڑے ہو گئے۔ کہا: ارے ارے بدھو! پتہ بھی ہے یہ کون ہے' جس کی عرشوں پر رب نے سنی تھی۔ میں زمین پہ

کیسے نہ سنتا۔ یہ خولہ ہے خولہ خولہ بنت ثعلبہ"۔ (حوالہ بیانات جمیل جلد دوم ۸۲-۸۳)

اس عبارت میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق طارق جمیل نے جو انداز اختیار کیا ہے تو عمری عمری کہلاتا تھا۔ پھر تجھے عمر کہنے لگے اور نیز یہ کہ تو حضرت عمر ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے"۔

پھر آگے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یہ بیان کرنا "ارے، ارے بدھو" کیا یہ انداز قرآن پاک یا حدیث طیبہ کا ہے۔ یا ائمہ اسلام کا یا اس شریر چہ ہے نے اپنی شر انگیز تقریر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تازیانہ تہذیب سے بے نیاز ہو کر ذکر کیا ہے اگر یہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیگی بلی کہے گا تو ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ ہم اس کو باؤلا کتا کہیں اور خبیث بھیڑیا کہیں۔

طارق جمیل اور احادیث جمیلہ

حدیث پاک میں ہے: "من كذب علی متعمدا فليتبوء مقعده من النار"۔ یہ وہ بنیادی حدیث ہے جو ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیش نظر رہی اور ہر تابعی نے بھی اس حدیث پاک کو سامنے رکھ کر احادیث بیان کرنے کا اہم فریضہ ادا کیا۔ تمام محدثین احادیث طیبہ لکھتے وقت روایت کرتے وقت اس حدیث مبارکہ کو پیش نظر رکھتے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کا خوب خوب چرچا کیا۔ حتیٰ کہ اس حدیث کے راوی سو صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔ ہم مولوی طارق جمیل کو دیکھتے ہیں کہ وہ زور بیان کی رو میں اس طرح بھڑک جاتا ہے۔ کہ اسے اس چیز کا احساس ہی نہیں رہتا کہ میں حدیث طیبہ میں تبدیلی کا مرتکب قرار پایا تو میں اس حدیث کے مطابق جہنم کا ایندھن بنوں گا اور بالخصوص وہ حدیثیں جن میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واضح ہو رہی ہو اس میں بددیانتی کرنا اپنا فرض منصبی جانتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

اونٹوں کا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرنا

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑے ہوئے آئے۔ عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میرے اونٹ سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ جانتے ہو جب اونٹ سرکش ہو جاتا ہے تو وہ انسان کو قتل کر دیتا ہے۔ میرے اونٹ سرکش ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کچھ کیجئے۔ فرمایا: چلو میرے ساتھ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لے لیا۔ ایک اونٹ دروازے کے سامنے منہ کھولے' ایسے غصے میں جھاگ نکال رہا تھا' دروازہ بند تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: افتح لی الباب دروازہ کھولو۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! اخاف علیك مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ڈر لگتا ہے۔

کہا: لیس عَلَیّ منه بأس یہ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جب دروازہ کھلا اور اونٹ کی نظر پڑی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دوڑتا ہوا آیا اور گردن کو زمین پر ڈال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: رسی لاؤ۔ رسی لائی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رسی سے باندھا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑایا۔ کہا: یہ لو۔ لا یعصیك ابدا' اب یہ کبھی تیرا نافرمان نہیں ہوگا۔

دوسرا اونٹ باغ کے کنارے میں کود رہا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف بڑھے۔ جب اونٹ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آتے دیکھا تو دوڑ لگائی۔ دوڑتا ہوا آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک میں آ کے گر گیا۔ فالقی بجرانه القی کہتے ہیں' گردن کو ڈال دینا۔ لمبی گردن ہوتی ہے۔

گردن ڈال دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا: رسی لاؤ' رسی لائی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے باندھا۔ کہا: یہ لو۔ اب یہ تیرا کبھی نافرمان نہیں ہوگا۔ (بیانات جمیل' جلد دوم ۱۴۷)

اس حدیث شریف کے نقل کرنے میں طارق جمیل نے پوری پوری یہودیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

فلما راہ وقع لہ ساجدا

جب پہلے اونٹ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو آپ کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ (البدایہ والنہایہ)

حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدلہ (طبرانی)

جب اونٹ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کیا۔

وہ آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا جبکہ طارق جمیل نے بدترین قسم کی یہودیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ اپنی گردن کو زمین پر ڈال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں پڑ گیا۔

دوسرے اونٹ کے متعلق کہا کہ اس نے گردن ڈال دی۔ یہ ہمارے سامنے البدایہ والنہایہ' ج ۶' ص ۱۳۵ موجود ہے۔ اسی طرح طبرانی شریف کبیر جلد ۵' ص ۳۱۴ موجود ہے۔

ہر دونوں کے متعلق لفظ ہیں سجدلہ کہ اونٹ نے سجدہ کیا اور اس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔

یارسول اللہ ھذین نحلین لایعقلان سجدا لک افلا

نسجدلك! قال لا آمر احدا ان يسجد لاحد

ترجمہ: یارسول اللہ! یہ دو اونٹ ہیں، عقل نہیں رکھتے۔ انہوں نے آپ کو سجدہ کیا کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا سجدہ کرنے کا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

حدیث شریف میں دونوں اونٹوں کے سجدہ کرنے کا الگ الگ ذکر ہے جبکہ طارق جمیل اسے گردن ڈالنے پر محمول کر رہا ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان عظمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر سجدہ کرنے کی اجازت مانگ رہے ہیں جبکہ ان چیزوں کو مولوی طارق جمیل نے گول کر دیا کہ اس قدر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم نہیں ہونی چاہئے۔

اس طرح ایک حدیث شریف میں ہے۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل حدیث شریف میں فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے تو ایک جگہ پڑاؤ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہو گئے تو ایک درخت زمین چیرتا ہوا حاضر ہوا اور شاخیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پھیلا دیں۔ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے اس کا ذکر کیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

شجرۃ استاذنت ربھا عزوجل

ان تسلم علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاذِنَ لھا

کہ اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرے تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عنایت

فرمادی۔ (رواہ احمد باسنادین والطبرانی نحوہ) (مجمع الزوائد ص ۶ ج ۹)

شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ص ۶۰۰ پر یہ الفاظ بھی ہیں:

وطافت حوله کہ اس درخت نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گرد طواف کیا۔

اس حدیث کو مولوی طارق (تارک کمال نبوت) جمیل (قبیح السریرۃ) نے اس طرح بیان کیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا پیاسا درخت

آپ لیٹے ہوئے تھے، سوئے ہوئے تھے۔ دور سے ایک درخت آیا بھاگا ہوا۔ تعخذ الارض خدا۔ زمین چیرتا ہوا آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک پر یوں سایہ ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ پھر واپس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اٹھنے سے پہلے اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ درخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہیں۔ وہ یوں آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر چھایا اور چند لمحوں کے بعد واپس گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے دیدار کا پیاسا تھا تو اس نے اپنے اللہ سے اجازت مانگی۔ اے اللہ! تیرے حبیب کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے اسے اجازت دی۔ یہ آیا اور اپنی پیاس کو بجھایا اور واپس چلا گیا۔

آپ اصل حدیث شریف دیکھیں اور طارق جمیل کی چال بازی دیکھیں کہ ایک تو حدیث شریف نامکمل بیان کی۔ دوسرا سلام کی جگہ دیدار ذکر کر دیا جبکہ سلام اور دیدار کے درمیان زمین وآسمان کا فرق ہے۔

حدیث شریف میں ایک لفظ کی تبدیلی بھی اتنا ہی جرم ہے جتنا کہ ایک مستقل حدیث گھڑ لینا۔

طارق جمیل کی حدیث میں بے اعتدالیوں کی فہرست بہت طویل ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ موقع بہ موقع قارئین پر تمکین کی خدمات عالیہ میں پیش کی جاتی رہیں گی۔

سردست ملاحظہ ہو ہرنی کا واقعہ

طارق جمیل نے ہرنی کا واقعہ یوں ذکر کیا ہے۔

ایک بکری اور ہرنی کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو تسلیم کرنا

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکری کو گھسیٹ کر ذبح کرنے لے جا رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: آپ اس کو نرمی کے ساتھ لے کر جاؤ اور بکری سے کہا کہ تو اللہ کے حکم پر صبر کر تو بکری نے میں' میں کرنا بند کر دیا۔ ہرنی کو پتہ ہے کہ مجھے ذبح کیا جائے گا لیکن وہ نبی کی بات پر دوڑتی آ رہی ہے اور اپنے بچوں کو چھوڑ کے آ رہی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے باندھ دیا اور وہیں کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے جو شکار کر کے لائے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھائی میں ایک سفارش کرتا ہوں۔ میں ایک درخواست کرتا ہوں۔ کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیے۔ کہا: یہ بکری مجھے ہدیہ کر دیں۔ یہ ہرنی مجھے ہدیہ کر دو۔ اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ۔ میرا سب کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان۔ ہرنی کو کھولا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی رسی کو چھوڑا کہ جا چلی جا' اپنے بچوں کے پاس۔

(بیانات جمیل' جلد دوم' ص ۱۴۳)

جبکہ حدیث شریف کے مبارک الفاظ اس طرح ہیں۔

فخرجت تعدو فی الصحراء فرحا وھی تضرب برجلھا فی

الارض وتقول اشهدان لا الٰه الا اللّٰه وانك رسول اللّٰه

(جل وعلا و صلی اللّٰه علیه وسلم)

وہ وہاں سے نکلی تو صحرا میں خوشی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی تھی اور کہتی تھی' میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم اللہ کے رسول ہو۔ (البدایہ والنہایہ' ص ۱۴۶' ج ۶)

ایک اور روایت میں اسی طرح ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وانا واللّٰه رایتها سبح فی البریة وهی تقول لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلم

ترجمہ: کہ اللہ کی قسم میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صحرا میں بھاگتی چلی جارہی تھی اور پکارتی چلی جارہی تھی۔

لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیه واٰله وسلم) (البدایہ والنہایہ' ص ۱۴۷' ج ۶)

بندہ ناچیز بڑا ہی ناتواں' عاجز' بے کس اور اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے نادم ہے مگر اس کے باوجود تبلیغی جماعت کے اس گرگ سمین' مسکین مہین' رونے کے فن میں بے عدیل و کمین سے یہ عرض کرنے کی ضرور جسارت کرتا ہے۔ ارے ظالم! ارے خبیث! ارے دجال! ارے فتنہ خروج کے علمبردار! تو نے حدیث شریف کا آخری جملہ جس میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا ذکر ہے کیوں ترک کر دیا؟

تمہاری جماعت نے کلمہ طیبہ ہی کے نام سے ساری فریب کاری کا جال بُنا ہوا ہے

کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم دہشتگردی بھی کرواتے ہو۔

کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم بم دھماکے بھی کرواتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم اہلسنت کی مساجد میں قبضہ بھی کرواتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم ایکڑوں نہیں مربعوں کے لحاظ سے زمین خریدتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں جہاں بھر میں گشت کرتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں بڑے بڑے فرعون صفت چودھریوں کے گھروں میں گھسے رہتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم لوگوں کو خارجیت کے جال میں پھنساتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم چلہ کش ہو کر اس معاشرے سے بے نیاز ہو کر اپنی نو عمر نوجوان بیویوں کو گھروں کی دربان بنا کر لمبے لمبے چلوں میں نکل جاتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں علاقہ غیر سے ہر طرح کی منشیات لا کر اپنی تجوریاں بھرتے ہو اور معاشرہ کو نشہ کی لعنت میں گرفتار کرتے ہو۔
اندرون خانہ ہر طرح کی بے حیائی کے (مثلاً صفیہ بی بی' ڈاکٹر عائشہ طیبہ خاکوانی کا بیوٹی پارلر جانا وغیرہ) ارتکاب کے باوجود کلمہ طیبہ کی آڑ میں تم تقویٰ کا دم بھی بھرتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم نے رائیونڈ مرکز سے متصل سکول کی کئی ایکڑ اراضی کوڑیوں کے بھاؤ خرید کر قوم کے نونہالوں پر ظلم عظیم کا ارتکاب کیا
اور کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم نے شہر سے باہر بنجر اور بے کار زمیں مہنگے بھاؤ بیچ کر سکول باہر منتقل کر دیا اور کروڑوں روپے کما کر اپنا دوزخ بھر لیا۔
اپنے عزیزوں کی شادیوں میں کروڑوں روپے کا ضیاع کرنے کے باوصف تم کلمہ طیبہ ہی کے کمبل میں پناہ طلب کرتے ہو۔
کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں تم اہلسنت کے نوجوانوں کو گھروں سے نکال کر وہابیت

کا نشہ چڑھ جاتے ہو۔

ارے ظالم! جب تم کلمہ طیبہ ہی کی آڑ میں سب کچھ مفادات حاصل کرتے ہو

تو

حدیث شریف میں موجود کلمہ طیبہ کے ذکر سے کیوں تمہاری زبان گنگ ہو گئی؟

تجھے موت نے کیوں نہ آ دبوچا؟ کلمہ طیبہ کے ذکر بالجہر بزبان ظبیہ (ہرنی)

طیبہ سے تو کیوں شرما کر رک گیا۔ ہرنی کی خوشی تجھے

ناگوار گزری؟

کیا ہرنی کا اچھلنا کودنا تیرے سر پر کوڑے برساتا تھا۔

ہرنی کا اظہار محبت تیرے لیے پیغام اجل تھا؟

تو نے حدیث شریف میں بددیانتی اور دجل کا ارتکاب بھی کیا اور عظمت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چھپانے کی جسارت بھی کی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اظہار مسرت کرنے والی

اس منفرد شان کی مالکہ ہرنی سے تو کیوں شرما گیا؟

اگر اہلسنت و جماعت کے جشن ولادت پر اظہار مسرت سے تجھے تکلیف ہے تو

بجا ہے۔ کیونکہ شب ولادت شیطان کی چیخ و پکار کی یاد تازہ رکھنا اس کی ذریت کا

حق ہے۔ اس میں عظیم المرتبہ ہرنی کا کیا قصور ہے؟

نوٹ: نمبرا: یہ ساری گفتگو مولانا طارق جمیل کے دعوائے مبارز کا جواب ہے۔

نمبر۲: اس سلسلہ میں مولانا اگر عدالت کے دروازے پر دستک دیں گے تو

ہمیں خوشی ہو گی۔

نمبر۳: ان امور کی وضاحت کرنا مولانا کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

نمبر۴: دوران کلام سخت کلمات دراصل طارق جمیل کی شان الوہیت میں بے

باکی کا ردعمل ہے۔ جس کا ذمہ دار یہ بے باک خود ہے۔

تبلیغی جماعت کا اصل چہرہ

تبلیغی جماعت کا سرکردہ رکن حاملہ بیوی سمیت تبلیغ کی آڑ میں اغوا برائے تاوان کا مرتکب نکلا

نوائے وقت

گوجرانوالہ: اغوا برائے تاوان گروہ کا سرغنہ مرکزی جامع مسجد کا خطیب نکلا

← بتاریخ: 2 فروری 2009ء

حافظ عبدالصمد نے امیر بننے کیلئے اپنی بیوی اور سرحد کے جرائم پیشہ عناصر کو ساتھ ملا رکھا تھا، پولیس کا خبر

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مجاہد کالونی میں گزشتہ رات اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں گرفتار ہونے والا گینگ کا سرغنہ مقامی مرکزی جامع مسجد کا خطیب نکلا۔ بتایا گیا ہے کہ حافظ عبدالصمد نے راتوں رات امیر بننے کے چکر میں اپنی بیوی اور صوبہ سرحد کے جرائم پیشہ عناصر کو ساتھ ملا رکھا تھا۔ ایس پی ہیڈ کوارٹر محمد شعیب نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ملزم کی حاملہ بیوی عائشہ کو جیل بھجوا دیا گیا ہے جب کہ اسکے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ سرغنہ عبدالصمد نے درس نظامی اور تجوید کے کورس کر رکھے تھے اور وہ تبلیغی جماعت کا سرکردہ رکن تھا۔ اسی آڑ میں وہ اپنا شکار تلاش کرتا تھا۔

گوجرانوالہ: اغوا برائے تاوان کے ملزم خطیب نے 2 نوجوانوں کے قتل کا اعتراف کر لیا

← بتاریخ: 3 فروری 2009ء

ملزم نے دونوں کی نعشیں نہر اپر چناب میں بہا دی تھیں، پولیس بازیابی کیلئے متحرک، فیصل آباد کی پولیس سے رابطہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) شہر و مضافات کے نواحی علاقوں سے اغوا برائے تاوان کے مشہور مقدمہ میں گرفتار ہونے والے گروہ کے سرغنہ اور مجاہد کالونی کی ایک مرکزی جامع مسجد کے خطیب حافظ عبدالصمد کو تفتیش کے لئے چار روزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ ملزم کو اب 6 فروری کو دوبارہ عدالت میں پیش

بقیہ صفحہ نمبر 33

بقیہ 33 گوجرانوالہ / ملزم خطیب

مولانا طارق جمیل صاحب کے خطاب جمیل

کی

دلپزیری، اہلِ خانہ تنفیری
اور بستر گیری کا راز جمیل

حرفِ سعد مولانا ثناءاللہ سعد خطباتِ جمیل صفحہ نمبر 5

مطبوعہ نعمان اکیڈمی مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

نعوذ باللہ تعالیٰ من شر الخوارج	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	نستعین برسول اللہ ﷺ علیٰ شر الخوارج

فتنہ فساد اور مصائب و آلام سے نجات کا مصطفوی علاج دعائے کرب

ایک عظیم الشان دعا

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

(بخاری شریف حدیث نمبر 6346)

یہ دعا 11 بار، 21 بار، 41 بار، 100 بار یا جس قدر ہو سکے پڑھ کر درود شریف پڑھیں پھر اپنی خاص حاجت کی دعا کریں۔ یہ دعا خاندان نبوت کا عظیم تحفہ ہے اور اس کے راوی بھی اہل بیت اطہار ہیں۔ بہر حال عنوان جو کہ تمام مسلمانوں کے لئے عظیم سرمایہ اور بیماریوں، لاچاریوں اور دشمنوں کی دشمنیوں سے نجات پانے کے لئے اکسیر اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔

ایک کرب ناک پہلو: حضور اکرم ﷺ نے ایک خاص گروہ کی نشاندہی سے آگاہ فرما کر اپنی امت کو ان کے شر سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ان کے متعلق ارشاد فرمایا۔ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ (نسائی شریف حدیث 4108)

نیز فرمایا: اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ اَہْلِ النَّارِ (ابن ماجہ حدیث نمبر 173)

نیز فرمایا: وہ ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری ٹولہ دجال کا ساتھی بن کر نکلے گا۔ (نسائی شریف حدیث 4108)

قاتل الخوارج حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر امت محمدیہ کے تین فرد بھی باقی رہ گئے تو ان میں سے ایک خارجیوں کا ہم خیال ہوگا۔ (کنز العمال حدیث نمبر 31549)

حدیث شریف میں ان کی تین بڑی نشانیاں یہ بیان ہوئی ہیں۔

۱۔ سر منڈے ہونا ۲۔ مسلمانوں کو مشرک کہنا۔ ۳۔ (موقع ملنے پر) مسلمانوں کو قتل کرنا

مسلم شریف ص ۳۴۲ ج ۱ (ابن کثیر عربی مطبوعہ بیروت جلد 2 صفحہ 265)

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان خوارج کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائے کرب پڑھتے رہا کریں۔

فقیر پر تقصیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یوں عرض گزار رہتا ہے۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ عَنِّیْ وَعَنْ سَائِرِ اَھْلِ السُّنَّۃِ شَرَّ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ
آمین آمین آمین بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

طالب دعا: ابو احمد دستگیری عفی عنہ (ناشران عاجزان: بندگان سبوح وقدوس جل جلالہ منڈی بہاؤالدین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کے پُرفتن دور میں امت مسلمہ جس زوال وانحطاط کا شکار ہے اس کے اسباب میں سے ایک اہم سبب فرقہ واریت ہے جس سے نجات حاصل کرنا ہر ذی عقل مسلمان کا اہم فریضہ ہے اس سے نجات کا آسان حل فتنہ پرور منافقوں کی پہچان ہے احادیث طیبہ میں جن کی واضح نشانیاں موجود ہیں۔ آیئے منافقوں کو پہچان کر خود کو اور اپنے عزیزوں کو ان کے شر سے بچائیں

عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ما اتخوف علیکم رجل قرء القرآن حتی اذا رؤیت بہجتہ علیہ وکان رداء ہ الاسلام اعتراہ الی ما شاء اللہ انسلخ منہ ونبذہ وراء ظہرہ وسعی علی جارہ بالسیف ورماہ بالشرک قال قلت یا نبی اللہ ایہما اولی بالشرک؟ المرمی او الرامی؟ قال بل الرامی ہذا اسناد جید والصلت بن بہرام کان من ثقات الکوفیین ولم یرم بشیئ سوی الارجاء وقد وثقہ الامام احمد بن حنبل ویحیی بن معین وغیرہما۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۵ ج ۲، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: صاحب سِرِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم پر اس شخص کا ڈر ہے جو قرآن پڑھے گا جب اس پر قرآن کی رونق آجائے گی اور اسلام کی چادر اس نے اوڑھ لی ہو گی تو اسے اللہ جدھر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے صاف نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال دیگا۔ اور اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا اور اسے شرک سے متہم و منسوب کر دے گا (یعنی شرک کا فتویٰ لگائے گا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی شرک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ شرک کی تہمت لگایا ہوا یا شرک کی تہمت لگانے والا ——————

یہ سند جید ہے اور صلت بن بہرام ثقہ کوفی لوگوں میں سے ہے اور ارجاء کے سوا اس پر کسی قسم کی تہمت نہیں امام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

نوٹ: [illegible] نے اس حدیث کے ترجمہ میں [illegible] مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

رضوی فاؤنڈیشن پاکستان